بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر -۹۱-
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ امان ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۴ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کو کل سے بخار ۔ سر درد اور گلے میں درد کی شکایت ہے ۔ گزشتہ رات سر درد کی یہ کیفیت تھی ۔ کہ آدھا سر بالکل بے حس معلوم ہوتا تھا اس طرف کا آدھا حصہ غیر معمولی طور پر گرم محسوس ہوتا تھا رات بھر نیند نہ آئی ۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے صبح کے وقت نیند بھی آگئی ۔ اور سر درد میں بھی کمی ہو گئی ۔ آج شام کو حرارت کل کی طرح ہے ۔ لیکن دوسری علامتیں کم ہیں ۔ البتہ نقرس کے درد کی شکایت شام سے ہو گئی ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کو آج صبح سے سر کے چکروں کی پھر شکایت ہو گئی ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ——— مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب کو کل سے زکام ۔ سر درد اور بخار ہے ۔ آج شام ۱۰۲ درجہ کا بخار ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ——— آج شام مکرم جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ لدھیانہ تشریف لے گئے ——— جناب شیخ اللہ بخش صاحب پنشنر محلہ دار الرحمت کی لڑکی

جلد ۳۲ | ۲۱ ماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۲۱ مارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۶۷

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں

وہ نہایت ہی قیمتی اور مفید وجود جسے خدا تعالیٰ نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا بھائی ہونے کا فخر بخشا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سایۂ عاطفت میں پرورش اور تربیت پائی جس نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے دینی تعلیم حاصل کی ۔ اور جس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک عہد میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش بہا خدمات سرانجام دیں ۔ اپنی زندگی کا آخری لمحہ تک خدا تعالیٰ کے دین اور اس کی رضا کی خاطر قربان کر کے شہادت کے عالیشان رتبہ پر فائز ہو گیا ۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ سے جو اصحاب تعارف کا شرف رکھتے ہیں ۔ اور جماعت احمدیہ کا کونسا فرد ہو گا ۔ جسے یہ شرف حاصل نہ ہو ۔ وہ جانتے ہیں کہ آپ خدمات دین سرانجام دینے میں دن رات کس سرگرمی اور جانفشانی سے منہمک رہتے ۔ اور اس میں کس قدر فرحت اور خوشی محسوس فرماتے تھے ۔ آپ دن رات میں سے صرف چند لمحات جو بشریت کے تقاضوں کے ماتحت اپنی ذات کے متعلق صرف کرنے پر مجبور ہوتے ۔ اور محنت و مشقت سے چور ہو جانے کے بعد از سر نو تازہ دم ہو کر خدمات دین ادا کرنے کے لئے اپنی ذات پر صرف کرتے ۔ وہ بھی دراصل خدا کی راہ میں ہی صرف ہوتے ۔ غرض آپ کی زندگی کا ہر ایک لمحہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کے دین کی خدمت کے لئے وقف تھا ۔ خدا تعالیٰ نے بھی آپ کی اس قابل رشک قربانی کو ایسا نوازا ۔ ایسا نوازا ۔ کہ آخری لمحہ تک اُن کو اپنی رضاء کے حصول میں صرف کرنے کی توفیق بخشی ۔ اور آپ دنیا سے منہ موڑ لینے کے معاً بعد بارگاہ الٰہی میں جا حاضر ہوئے ۔

جیسا کہ گزشتہ پرچہ میں لکھا گیا ہے ۔ ۱۷ مارچ کو صرف ۴۸ گھنٹے کی علالت کے بعد حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کا اپنے مولا سے وصال ہو گیا ۔ وفات سے تھوڑی ہی دیر بعد غسل دے کر اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تجویز فرمودہ خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے کا لباس ۱۲ بجے رات کے قریب پہنا کر جنازہ حضرت میر صاحب کی رہائش گاہ کے کھلے حصہ میں رکھ دیا گیا ۔ اور ۱۸ مارچ کو باہر سے خاندان اور جماعت کے احباب کے تشریف لانے کا عصر کی نماز تک انتظار کیا گیا ۔ سارا دن بہت سے مقامی اور بیرونی اصحاب جمع ہوتے رہے ۔ اردگرد کے دیہات میں خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام اطلاع دے دی گئی تھی ۔ قریباً گیارہ بجے سے احباب آخری زیارت کرنے لگے ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پانچ بجے کے قریب نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا کر تشریف لائے ۔ اس وقت آخری بار اس محبوب عام و خاص کی زیارت کرائی گئی ۔ چہرہ دیکھنے سے یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ فوت ہو چکے ہیں ۔ بلکہ اس طرح نظر آتا تھا ۔ کہ نہایت آرام و اطمینان کی نیند سو رہے ہیں ۔ ہلکی سی مسکراہٹ جو ہر وقت آپ کے چہرہ کی زیبائش بنی رہتی تھی اس وقت بھی موجود تھی ۔ اس اثنا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کسی قدر بلند آواز سے قرآنی ادعیہ کی تلاوت فرماتے رہے ۔ آخر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے ارکان نے جنازہ اٹھایا اور تھوڑی دور لیجانے کے بعد باغ تک احباب جماعت نہایت اخلاص و محبت کے جذبات کے ساتھ کندھا دیتے رہے ۔ اور باری باری ثواب حاصل کرتے گئے ۔

نماز جنازہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ میں اسی جگہ پڑھائی جہاں چند ہی روز قبل حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی تھی ۔ اور جہاں ابھی سفیدی کے وہ خطوط موجود تھے ۔ جو خود حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے ہی سیدھی صفیں باندھنے کے لئے لگوائے تھے ۔

صفیں کھڑی ہونے کے بعد تعداد کا اندازہ لگایا گیا ۔ تو مردوں کی تعداد ساڑھے چار ہزار معلوم ہوئی ۔ نماز جنازہ نہایت رقت اور سوز کے ساتھ پڑھی گئی ۔ اور پھر جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کے احاطہ میں شرقی سڑک کی جانب سے لیجایا گیا ۔ قبر حضرت نانی اماں صاحبہ (والدہ ماجدہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضؓ) اور حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب (والد ماجد حضرت میر محمد اسحٰق رضؓ) کے پہلو میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں کھودی گئی ۔ میت کو لحد میں رکھنے کیلئے حضرت مرزا شریف احمد صاحب حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ۔ جناب مرزا عزیز احمد صاحب سید داؤد احمد صاحب (حضرت میر صاحب مرحوم مغفور کا سب سے بڑا صاحبزادہ) اترے ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے افراد نے میت اٹھا کر ان کے ہاتھوں پر رکھ دی ۔ اور جب وہ آخری مقام پر پہنچا کر باہر آ گئے ۔ تو لحد پر اینٹیں چنی گئیں ۔ اس کام میں مولوی عبد المنان صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول شریک ہے ۔ لحد میں رکھنے کے وقت سے مٹی ڈالنے تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نہایت رقت سے مسنون دعائیں فرماتے رہے ۔ اور دعائیں کرتے ہوئے حضور نے تین مٹھی ڈالی ۔ پھر دوسرے اصحاب کو اس کا موقعہ دیا گیا ۔ قبر مکمل ہو جانے کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی ۔ لاہور امرتسر ۔ گورداسپور ۔ جالندھر ۔ کپورتھلہ ۔ فیروز پور وغیرہ کے بہت سے اصحاب نماز جنازہ میں شریک ہونے کے لئے پہنچ چکے تھے ۔ نیز اردگرد کی جماعتوں کے احباب بھی بکثرت شریک ہوئے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کے احاطہ میں جنازہ کے ساتھ داخل ہونے پر اول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر حضرت امیر المومنین نے دعا فرمائی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر :- غلام نبی

اور پھر حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ مرحومہ مغفورہ کے مزار پر۔ آخر واپسی سے قبل ایک بار پھر تمام مجمع سمیت مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دعا فرمائی۔ اور واپس تشریف لے آئے۔ دوسرے سب لوگ بھی اس محبوب اور خادم اسلام کو جس نے ساری عمر اور اپنی ساری طاقتیں سلسلہ کی خدمت میں صرف کر دیں۔ سپرد خاک اور حوالہ بخدا کر کے واپس آ گئے۔

غرض گزشتہ جمعہ کی رات اور ہفتہ کے دن ایسا المناک منظر رونما ہوا۔ کہ دل خدا تعالیٰ کی خشیت اور غم سے کانپ گئے۔ چھوٹے بڑے سب کی آنکھیں بار بار اشکبار ہوئیں۔ اور نہائت درد و سوز سے اور سب نے حد کرب والحاح سے خدا تعالیٰ کے حضور دُعائیں کی گئیں

حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ مرحومہ مغفورہ کی وفات کا صدمہ ابھی بالکل تازہ ہی تھا۔ اور ان کے فیوض و برکات سے خصوصیت کے ساتھ متمتع ہونے والی خواتین کے آنسو ابھی خشک نہ ہونے پائے تھے کہ حضرت میر صاحب مرحوم و مغفور نے چپکے ہی چپکے ساری تیاری مکمل کر کے سفر آخرت اختیار فرما لیا۔ یہ دونوں وجود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خدمت دین اور اشاعت اسلام میں نہائت مفید اور کارآمد بازو تھے۔ ان کی دینی خدمات ان کا احمدیت میں اسوۂ حسنہ اور ان سے جماعت کے لئے فیوض و برکات کا خیال کر کے

جی بھر آتا ہے۔ اور بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ مگر یہی ایسا وقت ہے جبکہ جماعت خدا تعالیٰ کے خاص برکات اور انعامات حاصل کر سکتی ہے۔ پورے طور پر خدا تعالیٰ کی رضا پر شاکر اور ان صدمات پر صابر رہ کر۔ پس جہاں ہمیں یہ دعائیں

کرنی چاہئیں کہ اے خدا ہم سے تیرے دین کے خاص خدمت گذار اور تیری راہ میں فدا ہونے والے دو خاص وجود جو تیرے سپرد کئے ہیں۔ تو انہیں بڑے سے بڑے [illegible] عطا فرما۔ وہاں یہ التجا بھی کرنی چاہئیے [illegible] اپنی رضا پر پوری طرح راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔ اور ایسے وجود عطا کر جو اسلام کو اُن کی قائم [illegible]

[illegible]

نئے دور کا تیسرا عظیم الشان جلسہ لدھیانہ میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شمولیت فرمائینگے

احباب جماعت یہ سنکر یقیناً خوش ہونگے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوشیارپور اور لاہور کے حال کے جلسوں کے بعد اسی رنگ میں ایک جلسہ لدھیانہ میں منعقد کرنے کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ اور حضور بذات خود بھی اس جلسہ میں شرکت فرمائینگے اس جلسہ کی جو انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳ مارچ بروز جمعرات منعقد ہوگا تیاری شروع کر دی گئی ہے۔

احمدیت کے نقطہ نگاہ سے لدھیانہ کو جو اہمیت حاصل ہے اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت بیعت قبول کرنے کا اعلان فرمایا۔ اور جہاں وہ مکان ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے بیعت لینی شروع فرمائی۔ اس اعتبار سے لدھیانہ کو جماعت احمدیہ میں خاص اہمیت حاصل ہے اور مقام دار البیعت خاص تقدس رکھتا ہے۔ انہی امور کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں بھی نئے دور کے اعلان کے لئے جلسہ کا انعقاد پسند فرمایا ہے۔ اور حضور دار البیعت میں دُعا بھی فرمائیں گے۔

جن دوستوں کو ہوشیارپور اور لاہور کے جلسوں میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ وہ اس حظ اور روحانی فیض کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جو انہیں حاصل ہوا ایسے جلسے روز روز نہیں ہوتے۔ احباب جماعت کو یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بالخصوص ان جماعتوں کو اس جلسہ میں اپنے افراد زیادہ سے زیادہ بھیجنے چاہئیں۔ جو قریب واقعہ ہیں۔ اور دُور کی جماعتوں سے کم از کم ایک ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری ارشاد

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا جنازہ جب باغ میں پہنچا۔ تو کچھ چھوٹے لڑکے جنازہ گاہ میں پہونچنے کے لئے دوڑتے ہوئے گزرے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دیکھ کر فرمایا۔

اول تو ایسے موقعہ پر ماں باپ کو چاہیئے۔ کہ چھوٹے بچوں کو آنے نہ دیں اور اگر آنے کی اجازت دیں تو انہیں سکھائیں۔ کہ اس قسم کی حرکات نہیں کرنی چاہئیں یہ دل کو بہت دکھ دینے والی حرکات ہیں۔

جب حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر مکمل کی جا رہی تھی۔ تو حضور نے فرمایا قبر دراصل لحد ہوتی ہے۔ نہ کہ گڑھا۔ گڑھا تو اس لئے کھودا جاتا ہے کہ لحد میں میت رکھی جائے لیکن قبر کا نشان گڑھے پر بنا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ لحد پر بنانا چاہیئے۔

اسی سلسلہ میں فرمایا۔ میت کو دفن کرنے کے وقت لحد کے چاروں کونوں پر چار لوہے کی سیخیں گاڑ دینی چاہئیں۔ اور جب دو چار ماہ بعد قبر کی مٹی دب دبا کر اصلی صورت میں آ جائے۔ تو اس جگہ کتبہ لگایا جائے جہاں لحد ہو۔ اور اسی پر قبر کا نشان بنانا چاہیئے۔ اس وقت سلاخیں نکال لی جائیں۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی زندگی کے آخری لمحے

غریبوں کا ہمدرد۔ مسکینوں کا ماوٰے یتیموں کا کفیل۔ قرآن وحدیث کا عاشق سلسلہ کا خادم۔ دوسروں کی راحت کے لئے اپنے آرام کو بھول جانے والا دوسروں کی تکلیف کے مقابلہ میں اپنی تکلیف کو فراموش کر دینے والا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا نور الدینؓ کا شاگرد رشید۔ مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کا ثانی۔ جس کا ذکر خود خدا نے اپنی پاک وحی میں کیا۔ جس کے درس ہمیں کبھی بھول نہیں سکتے۔ غریبوں، مسکینوں بیواؤں اور مہمانوں کے لئے جس کی انتھک کوششوں کو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ بروز جمعہ ۱۷ مارچ نماز مغرب کے وقت پونے آٹھ بجے ہمارے دلوں کو حزین بنا کر اپنے حقیقی مولےٰ سے جاملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی بہ ربنا

لاہور کے ۱۲ مارچ کے جلسہ سے واپس آنے کے بعد ہی حضرت میر صاحب کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی۔ اور بخار بھی ہو گیا لیکن پرسوں۔ جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ راقم الحروف بیمار ہے۔ تو اسی حالت میں میرے پاس رات کے وقت تشریف لے آئے۔ کل دوپہر کو مجھے ان کا پیغام ملا۔ کہ بے شک تم بیمار ہو۔ اور آنے میں تکلیف ہو گی۔ پھر بھی آجاؤ۔ میں مہمان خانہ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ جب میں پہنچا۔ فرمانے لگے۔ لدھیانہ کے جلسہ کے متعلق تجاویز زیر غور ہیں۔ ریلوے ٹائم ٹیبل دیکھ کر گاڑیوں کے اوقات معلوم کرو۔ اجمیری صاحب کو بھی بلا لو۔ اور انتظام شروع کر دو۔ اس کے بعد دیر تک اس جلسہ کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ دوپہر کا کھانا بھی میرے ساتھ ہی کھایا۔ فرمانے لگے گھر سے کھانا منگاؤ۔ میں نے عرض کیا میں تو بیمار ہوں پرہیزی کھانا ملے گا۔ فرمایا ہی ٹھیک ہے۔ کھانے کے بعد کچھ دیر تک مسئلہ وراثت پر ایک مضمون کی تصحیح فرمائی۔ ابھی وہ مضمون پورا نہ دیکھا گیا تھا۔ کہ یکدم نہائت دردناک آواز سے کہا مجھے شدید درد ہے۔ لیکن خیر مضمون آگے پڑھو۔ ابھی زیادہ وقت نہ گزرا تھا۔ کہ پھر اسی تکلیف کا اظہار فرمایا۔ لیکن پھر بھی یہی کہا اچھا آگے پڑھو۔ لیکن تیسری بار پھر بڑی سخت تکلیف کا اظہار کیا۔ اور فرمایا اب برداشت سے باہر ہے۔ اس کے بعد ناظر صاحب اعلےٰ کے دفتر سے آدمی آیا۔ کہ صدر انجمن کے اجلاس کے لئے آپ کو بلایا جا رہا ہے۔ طبیعت بہت خراب تھی سر میں شدید درد تھا۔ مگر پھر بھی فرمایا۔ اچھا میں چلتا ہوں۔ اور اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپسی پر درد سر میں کافی اضافہ ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ گھر کو آتے ہوئے قدیم زنانہ جلسہ گاہ تک پہنچ کر فرمانے لگے۔ کہ اب آگے چلنے کی ہمت نہیں۔ چارپائی منگا لی جائے۔ اور ہمارے بھائی (حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب) کو بلا لیا جائے چنانچہ حضرت میر صاحب کو اطلاع دیگئی۔ وہ پہلے ہی خبر سنکر تشریف لا رہے تھے۔ تھوڑی دیر وہیں قدیم زنانہ جلسہ گاہ میں بیماری کی کیفیت دیکھتے رہے۔ پھر نماز مغرب کے قریب چارپائی پر ڈال کر آپ کو گھر لے جایا گیا۔ راستہ میں مجھے فرمانے لگے میرے پاس ہی رہنا۔ ساتھ ہی میرے پاس ہی ٹھہرنا اور اسکی بار بار تاکید فرمائی۔ رات کے نو بجے کے قریب آپ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی جو آخر دم تک قائم رہی۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر محمد احمد صاحب رات بھر پاس موجود رہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی پہلے ابتدا ہی میں تشریف لائے۔ اور قریباً ۱۲ بجے تک ٹھہرے پھر رات کے تین بجے دوبارہ تشریف لے آئے اور حالت دیکھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے کہلا بھیجا۔

صبح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ خود تشریف لے آئے۔ نماز جمعہ بھی حضور نے یہیں گیسٹ ہاؤس میں پڑھائی۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا اور دیگر افراد خاندان نبوت بھی جمع ہو گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بار بار حضرت میر صاحب کو دیکھنے کے لئے ان کے کمرہ میں تشریف لاتے۔ اور دعائیں کرتے رہے۔ اور آخر وقت پر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دیر تک اونچی آواز میں رقت سے دعائیں پڑھتے رہے۔ اسی طرح حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب دعائیں کرتے رہے۔ قریب کے لوگوں کے رونے کی آواز سنکر حضور نے فرمایا۔ کہ خالی رونا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ ہاں دعا کے ساتھ انسان روئے تو پھر فائدہ ہوتا ہے۔

حضور نے وفات کے بعد حضرت میر صاحب کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آہستگی سے مگر بڑی رقت کے ساتھ دعائیں کیں۔ اور پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر نماز مغرب اور عشا کے لئے کمرہ سے باہر تشریف لے گئے۔ جو حضور نے بہت سے خدام کے ساتھ جمع کر کے پڑھائیں۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی دعائیں کیں۔ اور حضرت میر صاحب کو پیشانی پر بوسہ دیا۔ قادیان کے بہت سے احباب صبح سے ہی بیماری کی خبر سنکر گیسٹ ہاؤس میں آنا شروع ہو گئے تھے۔ وفات کے وقت بہت بڑا اجتماع ہو گیا۔

امرتسر سے مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب اور صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور لاہور سے محترم ڈاکٹر عبد الحق صاحب ڈیڑھ بجے دوپہر کی گاڑی سے تشریف لائے۔ قادیان کے ڈاکٹروں میں سے مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب پنشنر ڈاکٹر ظفر الحسن صاحب پنشنر ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب اور ڈاکٹر محمد طفیل صاحب موجود رہے۔ اور ہر قسم کی طبّی امداد دیتے رہے۔ لیکن قریباً ۲۴ گھنٹے کی انتہائی جدوجہد کے باوجود مرض میں کچھ تخفیف نہ ہوئی۔ بلکہ لمحہ بہ لمحہ حالت نازک ہوتی گئی۔ آخر خدا تعالےٰ کی قضاء غالب آئی۔ اس کی مشیت پوری ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

عبد المنان عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ

محسن یا دوست کے لئے بہترین دعا

ہر انسان چاہتا ہے۔ کہ اپنے خیر خواہ محسن اور محب کے لئے دعا کرے۔ انسانی فطرت اپنے محسن کے احسان کا پورا بدلہ اپنے بعد کے عمل کو قرار نہیں دیتی۔ اس لئے یہ فطرتی جذبہ ہے۔ کہ محسن کے احسان کی جزا کے لئے انسان اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہو لیکن ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

کے مطابق ہر شخص اپنے اندازہ وظرف کے لحاظ سے اپنے محسن کے حق میں دعا مانگتا ہے کوئی کہتا ہے کہ اے خدا میرے محسن کو صحت دے۔ کوئی کہتا ہے اسے دولت دے۔ کوئی کہتا ہے اسکی عمر دراز کر غرض ہر شخص اپنے اپنے خیال کے مطابق اپنے محسن کے لئے دعا کرتا ہے۔

چند دن ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ام طاہر احمد کی بیماری کے ایام میں لاہور کے دوستوں نے بہت خدمت کی ہے پھر حکیم سراج الدین صاحب اور ملک احسان اللہ صاحب کی خدمات کا خصوصیت سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے ہر وقت ہسپتال میں حاضر رہ کر اور ہر موقعہ پر خدمت بجا لا کر ایسا نمونہ قائم کیا ہے۔ کہ بعض دفعہ عزیز ترین رشتہ دار بھی ایسی خدمت نہیں کیا کرتے۔ پھر فرمایا کہ ایک موقعہ پر میرے دل میں ملک احسان اللہ صاحب کے لئے دعا کی خاص تحریک پیدا ہوئی۔ تب میں نے کہا کہ اس کے لئے کیا دعا کروں۔ تمام چیزیں جن کے لئے بالعموم دعا کی جاتی ہے۔ ایک ایک کر کے میری آنکھوں کے آگے سے گزرتی گئیں۔ آخر کار میں نے اس عزیز کے لئے یہ دعا کی کہ اے خدا اس کا انجام بخیر فرما۔ میرے نزدیک یہ بہترین دعا ہے جو کسی شخص کیلئے کی جا سکتی ہے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کا یہ خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کر رہا ہوں اس سے ظاہر ہے کہ اللہ والے اپنے خادموں کی خدمات کی کس قدر قدر افزائی کرتے ہیں اور کس طرح ان کے لئے تلاش کر کے بہترین دعائیں کرتے

حضرت میر محمد اسحٰق رضی اللہ عنہ

ہمارے پیارے مسیح نے جو داستبازوں کا رہنما تھا (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ

"قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے"

بے شک۔ قمر نہایت خوبصورت چیز ہے بلکہ خوبصورتوں کی خوبصورتی کو بڑھانے والی چیز ہے۔ جبکہ وہ اپنی روشنی ان کے چہروں پر ڈالتا اور ان کے حسن کو دوبالا کرتا ہے۔ لیکن یہ خوبصورت اور خوبصورتی دہندہ چیز تب ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ جب کہ اندرونی راحت کے ساتھ ظاہری خوبصورتی بھی میسر ہو۔ لیکن ہمارا پیارا قرآن تو وہ چاند ہے۔ جو ایک سیاہ فام حبشی کے دل کو بھی ایسا منور کر دیتا ہے کہ وہ شمع بن کر ہزاروں کو روشنی بخشتا اور ہزاروں اس پر پروانہ وار قربان ہونے لگتے ہیں۔ مگر اس کی خوبصورتی کا کیا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جو ایک طرف تو خود چاند کی طرح خوبصورت ہو۔ دوسری طرف اس پیارے چاند (جس کی شان میں پیارے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ ؎

"از مشرق معانی صدہا دقائق آورد — قد ہلال نازک زاں ناز کی خمیدہ"

نے اس کے دل کو روشن کر دیا ہو۔ اور اس طرح اس کے رگ و ریشہ میں روشنی بھر گئی ہو۔ گویا نور علیٰ نور ہے۔ یہ تھا ہمارا پیارا اسحٰق۔ یہ تھا ہمارا چاند جو کل طلوع ہونے کے وقت چھپ گیا۔ اور ہماری ترستی ہوئی آنکھوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اعلیٰ ترین روشنی حاصل کرنے کیلئے مبدا الانوار کے قرب میں چلا گیا۔ ہم باوجود اس کی روشنی سے محروم ہو جانے کے پیارے قرآن کی باطنی روشنی کے اثر سے یہ کہتے ہیں۔ کہ اے اسحٰق! تیرا چاندوں کے چاند اور آفتابوں کے آفتاب (رب العالمین) کے قرب میں پہنچکر مزید روشنی اور حسن حاصل کرنا تجھے مبارک ٭

خاکسار حشمت اللہ

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی رحلت پر تعزیتی تار

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر پا کر حسب ذیل جماعتوں کی طرف سے الفضل کو تعزیتی تار موصول ہوئے ہیں:۔

(۱)

کلکتہ ۱۸ مارچ۔ شیخ عبدالقادر صاحب نے حسب ذیل تار ارسال کیا ہے:۔

حضرت میر صاحب کی وفات ایک مزید صدمہ ہے۔ اور ایسا نقصان ہے۔ جس کی تلافی مشکل ہے۔ حضرت میر صاحب صحابہ کرام میں سے ایک نورانی وجود تھے۔ یہ خبر سن کر بے حد افسوس اور صدمہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحمت کرے۔

(۲)

مرنگ (لاہور) ۱۸ مارچ۔ جماعت احمدیہ مزنگ کی طرف سے حضرت میر صاحب مرحوم کی وفات پر انتہائی رنج و غم کے اظہار پر مشتمل تار موصول ہوا۔

(۳)

سیالکوٹ ۱۸ مارچ۔ حسب ذیل تار جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت نے ارسال کیا ہے۔

جماعت سیالکوٹ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیارے اور محبوب عالم حضرت میر صاحب کی وفات کی خبر پا کر بہت صدمہ ہوا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے۔

(۴)

لائل پور ۱۸ مارچ۔ چودھری عبدالاحد صاحب امیر جماعت احمدیہ کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

جماعت لائل پور کو حضرت میر صاحب کی وفات کا سخت صدمہ ہوا۔ اُن کی وفات ایک قومی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی برکات نازل فرمائے۔

(۵)

قصور ۱۸ مارچ عطا محمد صاحب کی طرف سے حسب ذیل پیغام بنام الفضل بذریعہ فون موصول ہوا۔

جماعت احمدیہ قصور نے بذریعہ تار آج حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع سنکر غیر معمولی طور پر صدمہ محسوس کیا۔ جماعت کا ہر دوست حضرت میر صاحب کی وفات سے متاثر ہے۔ اور جماعت احمدیہ قصور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت میر صاحب کے متعلقین و لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے ٭

موت العالِم موت العالَم

گلستان احمدی کی خوش نوا عندلیب دینی کارزار کا ممتاز جرنیل۔ چوٹی کا عالم شیخ الحدیث بہترین لیکچرار انتظامی امور میں غیر معمولی قابلیت کا مالک۔ عاشق رسول۔ یتیموں مسکینوں بیواؤں بیکسوں اور پریشان حال لوگوں کا خاص ہمدرد بہترین اور لائق میزبان۔ شاگردوں کا محسن و خیر خواہ استاد ہی نہیں بلکہ حقیقتاً ایک مشفق و مہربان باپ۔ اسلامی اخلاق و آداب کا مجسمہ صاحب وقار شخصیت۔ عوام و خواص میں ہر دلعزیز۔ دوست و دشمن کا ممدوح۔ علوم اسلامیہ کا بحر مواج حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا انتقال نہایت ہی المناک جماعتی صدمہ ہے۔ ابھی حضرت اُم طاہر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی غمناک وفات کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے قلوب کا غم تازہ تھا۔ کہ آناً فاناً ایک اور روح فرسا صدمہ پیش آیا جو اتنا بڑا نقصان ہے جس کا ازالہ بظاہر بہت مشکل ہے حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ اپنے علم و فضل۔ زہد و اتقاء۔ روشن دلی اور معاملہ فہمی کی وجہ سے ایک خاص انسان اور احمدیت کا درخشندہ ستارہ تھے

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا مرغوب مشغلہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے مقدس حالات کی اشاعت تھی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے آپ کو حد درجہ کا عشق تھا۔ جن اصحاب کو حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کا درس حدیث سننے کا اتفاق ہوا ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ آپ اپنے رقت آمیز طرز بیان سے حاضرین کے قلوب کو کس طرح مسحور کر لیا کرتے تھے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جوامع الکلم کے معانی و مطالب بیان کرنے میں آپ کو کیسا ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ حدیث کا درس ایسے والہانہ انداز سے دیتے۔ کہ سامعین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ ان کا پُر شوکت بیان دلوں کے لئے آب حیات کا کام دیتا۔ وہ اپنے دور و نزدیک کے شاگردوں کو یاد رکھتے

۱۹۳۵ء میں جب میرے والد منشی محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ اور بعض دوسرے اصحاب کو پولیس نے ایک معاملہ میں حراست میں لے لیا۔ تو حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے خاکسار کے بڑے بھائی شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کو لکھا کل مورخہ ۵ نومبر ۳۵ء کو عید گاہ کی زمین کی حدبندی قائم کرتے ہوئے آپ کے والد صاحب اور بعض دوسرے احباب کو پولیس نے حراست میں لے لیا مگر پھر ضمانت پر چھوڑ دیا۔ چونکہ سلسلوں میں ایسی خدمات کا موقعہ ملنا بھی قابل رشک ہے۔ آپ کو مبارک ہو۔ کہ آپ کے والد کو یہ موقعہ ملا ہے"

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے علم سے ہزارہا انسانوں کو مستفیض کیا آخر جب خدا تعالےٰ کے نزدیک آپ اپنا فرض ادا کر چکے تو اس نے اپنے پاس بلا لیا اور ہم لوگ یہ بیش بہا علمی خزانہ نہایت حسرت و افسوس اور گرم آنسوؤں کے ساتھ انزل فیھا کل رحمۃ کے مقام میں دفن کر آئے۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ وارفع درجاتہ فی جنت علیٰ۔ آمین

خاکسار نور احمد منیر مولوی فاضل یکے از شاگردان حضرت میر صاحب

۳۱ مارچ تک کتب آدھی قیمت پر مل رہی ہیں۔

پنڈت ٹھاکردت شرما ویدموجد امرت دھارا کی زیرِ نگرانی تیار کردہ چند مجرب و آزمودہ ادویات!

۳۱۔ مارچ ۱۹۴۴ء تک نصف قیمت پر منگواویں

~~~~~~~ (نیچے قیمتیں پوری درج ہیں) ~~~~~~~

اس دفعہ مارچ کی رعایت کے متعلق مفصل اعلان پہلے شائع ہو چکا ہے۔ سب ادویات پر رعایت نہیں۔ مہنگائی سے پہلے کی بنی ہوئی ادویات و کتب انتخاب کی گئی ہیں۔ جن کے پاس فہرست رعایتی نہیں پہنچتی ہے۔ وہ تین پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر آج ہی منگوالیویں۔ کیونکہ جو دوائی یا کتاب ختم ہوتی جاوے گی۔ وہ پھر نہ بھیجی جا سکیں گی۔ جن کا آرڈر پہلے آیا۔ ان کی تعمیل پہلے کردی جاوے گی۔ کچھ ادویات کی فہرست ہم نیچے دیتے ہیں۔

کچھ ــــ متفرق ــــ ادویات ــــ کا ــــ بیان

جلنمیا دی بٹی:۔ یہ گولیاں مصفی خون ہیں۔ یہ خاصکر چھپاکی۔ دھبڑ۔ خارش کو نافع ہیں۔ جن کو اکثر چھپاکی نکلتے رہنے کا عارضہ ہے۔ انکے کھانے سے بالکل دُور ہو جاتا ہے قیمت ۶۰ گولی ایکروپیہ ۲۰ گولی ۶ر

کاسم:۔ بغل گندھ کے واسطے بغل میں لگائی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

دوائی داد:۔ اس کے چند یوم لگانے سے داد چنبل کو آرام آتا ہے۔ اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ قیمت ۴ ڈرام ایک روپیہ۔ نمونہ ایک ڈرام ۴ر۔

جاتیادی تیل:۔ ہر قسم کی پھنسیوں اور زخموں کو بھرنے کیلئے اکسیر ہے قیمت ۲ اونس دو روپے۔

تیل نایاب رجسٹرڈ:۔ پھوڑا پھنسی۔ پت۔ دانہ ہائے سُرخ و سفید۔ داد وغیرہ جلدی امراض کو کھانے و لگانے سے فائدہ کرتی ہے۔ قیمت ۲۔ اونس دو روپے و نمونہ ۴ ڈرام ۸ر۔

سنگ جاک رجسٹرڈ مرہم خشک:۔ مکھن میں ملاؤ۔ مرہم تیار ہے۔ دنبل پھوڑا اور دیگر قسم کے پھوڑوں کو مفید ہے۔ قیمت ۴ تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ ا تولہ ۴ر۔

سدھ تیل رجسٹرڈ:۔ ہر قسم زخم انسان و مویشی کو دُور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

تانبی (ناروائی دوائی):۔ ناروا ظاہر ہوتے پر کھلائیں۔ خارج ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

روغن عیسیٰ:۔ گہرے زخموں اور ناسور کے واسطے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

رام بان رجسٹرڈ (باولے کتے کے کاٹے کا علاج ۱۲):۔ پیشاب کے ذریعہ زہر خارج ہو جاتا ہے۔ قیمت ۶ خوراک ۶ روپے ۲ خوراک ۲ روپے۔

تریاق:۔ کسی بھی زہریلی چیز کے ڈنگ پر لگانے سے آرام آتا ہے فی تولہ ایک روپیہ نمونہ ۴ر۔

ہمدارلن رجسٹرڈ (حقہ چھڑانے کی دوائی):۔ حقہ کی خواہش ہونے پر گولی منہ میں رکھکر چوسنے سے عادت جاتی رہتی ہے۔ اور پیٹ کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی ۳۲ گولی دو روپے۔

جیا گھٹگا:۔ یہ گولیاں کھانسی، دمہ کو اکسیر۔ دکھم جور کو نافع قبض کشا اور پیٹ درد کو نافع ہیں۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۱۶ گولی ایک روپیہ ۸ گولی ۸ر۔

راحت:۔ کھانسی و دمہ بلغمی کو اکسیر ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ ۸ر۔

پامد:۔ ہر قسم کے نئے بخاروں میں اکسیر ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ ۸ گولی ۸ر۔

وشم جور آتنک لوہ:۔ پُرانے بخاروں میں اکسیر اور جگر کے بخاروں میں نافع ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے ۳ ماشہ اڑھائی روپے۔

شیت بھنجری رس:۔ نئے بخاروں اور تپ لرزہ کو نافع ہے۔ قیمت ۳۰ گولی ایک روپیہ۔

وراکشاسو:۔ گلے اور پھیپھڑوں کی امراض میں مفید ہے۔ قیمت ۸۔ اونس دو روپے۔ ۴۔ اونس ایک روپیہ۔

چندنادی تیل:۔ دماغ کو ٹھنڈا رکھتا اور طاقت دیتا۔ بالوں کو بڑھاتا۔ جسم پر مالش کرنے سے قوت دیتا ہے۔ مرض تپ دق کو مفید ہے۔ قیمت فی سیر ۳۵ روپے ایک چھٹانک نسعا دو روپے۔

کنک آسو:۔ کھانسی دمہ کے لئے لاثانی مریض کو مزے کی نیند آتی ہے۔ ایک اونس ایکروپیہ

شفابٹی رجسٹرڈ:۔ یہ گولیاں درد سر نئی پُرانی۔ کھانسی بلغمی دمہ اور پُرانے بخاروں میں مفید ہیں۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ نمونہ ۸ گولی ۴ر۔

بردھی بادھیکا بٹیکا:۔ یہ گولیاں ہر قسم انڈیر دھی فتق و کلانی ورم۔ درد آنت اُترنے اور فلیپا کو نافع ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی ڈھائی روپے ۱۵ گولی ۱۰ر

بردھی ناشک گھرت:۔ کلانی خوطہ۔ ہرنیا۔ آنتوں میں سوجن۔ گنٹھیا۔ بواسیر۔ بھگندر وغیرہ کو مفید ہے قیمت ۸۔ اونس ڈیڑھ روپیہ

لیپ طلسم رجسٹرڈ:۔ بدھ کے واسطے اکسیر یا بیٹھ جاوے گی یا پھوٹ جاویگی۔ درد چھاتی میں چھاتی پر لگادیں۔ دکھتی آنکھ یا درد پر لگانے سے آرام درد جوڑوں کو مفید قیمت صرف ایکروپیہ۔

پنچ امرت رس:۔ کھانے سے زکام۔ نزلہ۔ پھنسی۔ بواسیر وغیرہ امراض ناک اور امراض کان مثلاً درد۔ بہنا وغیرہ کو مفید۔ سنپات کو نافع ہے۔ قیمت ۳۰ گولی ایک روپیہ نمونہ ۴ر

مرج آدی تیل:۔ جملہ امراض جلد یہانتک کہ جذام کے لئے اعلیٰ تیل ایک اونس ایک روپیہ۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۱۲ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور
~~~~~~~

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۷۲۰۵ منکہ حسن محمد ولد گل محمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن چنتہ کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر صوبہ حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۴-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ جس کے متعلق میں وصیت کرتا ہوں۔ (۱) ایک قطعہ ملگی قیمتی ۱۰۰۰ روپیہ واقعہ چنتہ کنٹہ مملوکہ خود بلا شرکت غیرے ہے (۲) ایک قطعہ مکان یک منزلہ واقع چنتہ کنٹہ قیمتی مبلغ دو ہزار روپیہ جس پر بلا شرکت غیرے میں قابض ہوں۔ (۳) ایک قطعہ اراضی الموسوم ہنمتوونی جینو واقعہ چنتہ کنٹہ تری ایک ایکڑ ۱۰ گنٹہ قیمتی مبلغ ۵۰۰/- روپیہ (۴) ایک قطعہ اراضی خشکی الموسوم نلہ گنٹہ ابدگڑی ۱۸ ایکڑ قیمتی ۱۰۰۰ روپیہ عثمانیہ واقعہ چنتہ کنٹہ (۵) چاند مارک بیڑی کے کارخانہ میں مبلغ ایک ہزار چھ سو تریاسی روپے عثمانیہ شریک ہیں۔ جس کا منافع سالانہ بحساب فی روپیہ ایک آنہ کے حساب سے مجھے ملا کرتا ہے۔ اور یہ رقم بطور شراکت کے جمع ہے۔ (۶) موضع کوکٹلہ قریب چنتہ کنٹہ خورد میں ایک بیڑی کا کارخانہ احمد جاری کے نام سے قائم ہے۔ جس میں مبلغ الٹ ۱۰/۔ روپیہ عثمانیہ میری جانب سے بحیثیت حصہ دار شراکت کے اس میں جمع ہیں۔ سالانہ حساب منافع ہے۔ بحساب چار آنے فی روپیہ مجھے ملتے ہیں۔ (۷) اس کے سوا اور کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری اس کل جائیداد متذکرہ صدر جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان میرے مرنے کے بعد ادا کر دیا جائے۔ جس کی کہ وہ مالک ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ بھی پیدا یا ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ماسوا اس متذکرہ صدر جائیداد کے چنتہ کنٹہ خورد کے کارخانہ چاند مارک بیڑی میں بحیثیت مینجر کارگزار ہوں۔ جس کا ماہانہ معاوضہ مع عثمانیہ ملا کرتا ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم بھی ماہانہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہونگا۔ العبد:۔ حسن محمد موصی گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل احمدی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل یادگیر۔ گواہ شد:۔ سید بشارت احمد۔

نمبر ۷۲۰۳ منکہ میر اسحٰق علی ولد میر حسین صاحب قوم سید پیشہ وکالت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن محبوب نگر صوبہ حیدر آباد دکن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۴-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) ایک قطعہ کوٹھی معہ ایک قطعہ مکان سفال پوش بمحلہ پوسٹ آفس قدیم الموسوم بہ ادریس منزل قیمتی ۱۵۰۰۰/- روپیہ سکہ عثمانیہ مملوکہ و مقبوضہ و جدید تیار کردہ بذات خود ہے جس پر بلا شرکت غیرے واحدے میں قابض و متصرف ہوں۔ (۲) فرنیچر و دیگر اثاث البیت و کتب قانونی و دیگر کتب مختلف فنون تخمیناً ۲۰۰۰/- سکہ عثمانیہ (۳) ایک موٹر مالیتی ۸۰۰/- روپیہ سکہ عثمانیہ متذکرہ صدر جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے علاوہ کوئی اور چیز میرے قبضہ و تصرف میں اسوقت نہیں ہے۔ پس میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرے احباء و ورثاء اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالیتی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اولاً ادا کر دیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد میرا متروکہ ثابت ہو۔ تو یہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میں پیشہ وکالت انجام دیتا ہوں۔ میری غیر مقررہ آمدنی ہوتی ہے۔ اسلئے خانگی ضروریات و اخراجات کے پیش نظر میں ماہانہ ۲۰۰/- علی الحساب اپنی آمدنی متعین کر کے ماہانہ دو سو کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہر ماہ ادا کرتا رہونگا ورنہ کمی کی صورت میں اطلاع دیا کرونگا۔

العبد:۔ میر اسحاق علی وکیل۔ گواہ شد:۔ سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ۔ گواہ شد کاتب بندہ علی۔

نمبر ۷۲۲۹ منکہ محمد اسمٰعیل ولد مولوی محمد قاسم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن جڑچرلہ ڈاکخانہ خاص ضلع محبوب نگر صوبہ حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۴-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ جس کے متعلق میں وصیت کرتا ہوں۔ (۱) ایک قطعہ مکان یک منزلہ قیمتی مبلغ ۳۰۰/- روپیہ واقع موضع جڑچرلہ میں ہے۔ جو میرے بھائی بندہ علی صاحب اور بہنوں کا مشترکہ ہے۔ جس میں میرے حصہ میں مبلغ ۱۰۰/- روپیہ عثمانیہ آتا ہے۔ جس کے متعلق میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دیا جاوے۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ بھی میری ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی (۲) مجھے ماہانہ مبلغ (۳۰) عثمانیہ وظیفہ حسن خدمت ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم میں تادم زیست ادا کرتا رہونگا۔ لہذا یہ چند کلمے بطریق وصیت لکھ دئے ہیں۔

العبد:۔ محمد اسمٰعیل موصی۔ گواہ شد:۔ حسن محمد چنتہ کنٹہ۔ گواہ شد:۔ محمد حسین سمدھی موصی۔ گواہ شد محمد معین الدین داماد موصی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل یادگیر۔ گواہ شد:۔ سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ

نمبر ۷۲۲۸ منکہ محمد معین الدین ولد سیٹھ محمد حسین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر صوبہ حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۴-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) چنتہ کنٹہ خورد واقع سمستان امرچینتہ میں بیڑی کا ایک کارخانہ موسوم بہ اعظم مارک قائم ہے جس کے چند حصہ دار ہیں۔ جس میں میرے حصہ کی شرکت مبلغ دس ہزار روپیہ عثمانیہ کارخانہ مذکور میں ہے۔ (۲) ایک قطعہ مکان جو کہ ریڈی کلاں کے مکان کے نام سے مشہور ہے جس کی قیمت دو ہزار روپیہ عثمانیہ ہے۔ (۳) ایک قطعہ اراضی واقعہ چنتہ کنٹہ قیمتی (للعہ) عثمانیہ (موسوم گڈہ راجا چین) میری مقبوضہ ہے۔ اس کے سوا میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری اس جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دے دیا جائے۔ اگر میرے مرنے کے بعد اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ بھی ثابت ہو تو میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ ماہانہ میں اپنی ذاتی ضروریات کے لئے کارخانہ سے مبلغ ایک سو روپیہ علی الحساب پایا کرتا ہوں۔ لہذا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی رقم ادا کرونگا اور سال کے آخر پر از روئے حساب جسقدر منافع کی رقم برآمد ہوگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرونگا۔ لہذا یہ چند کلمے بطریق وصیت تحریر کر دئے ہیں۔

العبد:۔ محمد معین الدین موصی۔ گواہ شد:۔ محمد حسین والد موصی۔ گواہ شد:۔ سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل یادگیر۔ گواہ شد:۔ اکبر حسین احمدی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل خسر موصی۔

نمبر ۶۵۳۰ منکہ محمد یوسف ولد نور محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ اسوقت ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ مبلغ ۴۸/۱۰/- روپے ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اپنی تنخواہ کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ انشاء اللہ۔ العبد:۔ فرٹیلیس نائیک محمد یوسف بقلم خود۔ رجمنٹ نمبر ۱۳۴۸۳۱ راولپنڈی (قادیان) گواہ شد:۔ سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان۔ گواہ شد:۔ قاضی غلام نبی کارکن مکینک رکشا قادیان

نمبر ۷۱۷۶ منکہ کریم بی بی بیوہ محمد الدین صاحب مرحوم قوم درزی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ ساکن منگولے ڈاکخانہ چیندر کے جٹاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۲-۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد رہن لی ہوئی زمین قیمتی ۶۵۰/- روپے ہے جو خاوند کی وفات کے بعد انکے ترکہ سے میرے حصہ میں آئی ہے میں اس مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد وغیرہ نہیں ہے۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا کریم بی بی۔ گواہ شد:۔ عنایت اللہ پسر موصیہ گواہ شد:۔ اللہ بخش سیکرٹری چیندر کے منگولے۔

۷۲۰۲ منکہ احمدی بیگم زوجہ مسٹر معین الدین صاحب قوم شیخ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چنت کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر صوبہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ جس کی میں وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ پازیب نقرئی جفت وزن ۶۰ تولہ قیمتی ۶۰ عثمانیہ عالیہ فی خ ۸۰
۲۔ کمر پٹہ " " ۳۰ تولہ " ۳۰ " " "
۳۔ چوسرہ طلائی " ۲ تولہ " ۱۵ " " "
۴۔ دوجوڑیکی " " ۱ تولہ " ۵ " " "
۵۔ پہنچیاں چاندی کی " ۲۳ تولہ " ۲۵ " " "
۶۔ میرا مہر مبلغ سات سو روپیہ عثمانیہ ہے۔ جو میرے شوہر کے قبضہ میں ہے اور تا حال مجھے ادا نہیں ہوا۔ اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ میرے شوہر کو میرے مرنے کے بعد بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب ادا کرنا چاہیئے۔ متذکرہ صدر کے علاوہ اور کوئی جائداد میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جملہ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کو جو کہ اسکی مالک ہے ادا کر دیا جائے۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس سے زیادہ کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہو تو اسکے اوپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ماہانہ میرے شوہر مبلغ پانچ روپے عثمانیہ رنگ و تیل وغیرہ کے لئے مجھے دیا کرتے ہیں اور یہی میری آمدنی ہے۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی رقم بھی تازیست ہر ماہ دیا کرونگی۔ الامتہ:- احمدی بیگم موصیہ

گواہ شد:- معین الدین شوہر موصیہ۔
گواہ شد:- سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ۔

۷۱۵۸ منکہ حمید بی بی زوجہ میاں عبدالرحیم صاحب قوم بھٹی عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دھنوا گورسیاں ڈاک خانہ راجوری ضلع ریاسی صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں:- (۱) زیور نقرئی کنگن ایک جوڑی وزن ۱۸ تولہ قیمتی ۲۲-۸-۰

(۲) لونگ طلائی یک وزن ۳ ماشہ قیمتی ۲۰-۰-۰
(۳) گاؤ میش یک قیمتی ۵۰-۰-۰
(۴) بھیڑ یک " ۵-۰-۰

کل ۹۷-۸-۰ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرا مہر مبلغ ۵۰/- ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ پس میری کل موجودہ منقولہ جائیداد مبلغ ۱۴۷/۸/- ہے۔ میں اس کل جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:- حمید بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:- عبدالرحیم خاوند موصیہ۔
گواہ شد:- محمد احمد خان نعیم انسپکٹر بیت المال۔

۷۱۷۳ منکہ فتح محمد ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن خانپور ڈاک خانہ سرہند ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرا گذارہ زمینداری آمد پر ہے جو کہ غیر معین ہے۔ اندازاً یکصد روپیہ سال ہوگی۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو متروکہ جائداد میری ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- فتح محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- نصر اللہ خان [illegible] ساکن [illegible] گواہ شد:- عطا محمد [illegible]

لاہور ۱۹ر مارچ ۔ پنجاب اسمبلی کے تقریباً ساٹھ ممبران نے حکومت کو ایک عرضداشت بھیجی ہے کہ اناج کی راشن بندی کے سلسلہ میں ہفتہ بھر کے لئے ساڑھے تین سیر اناج کی مقدار بہت تھوڑی ہے۔ اس لئے اس میں معقول اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔

بڑودہ ۱۹ر مارچ ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ صاحب بڑودہ نے ریاست میں سستے اناج کی دکانیں کھولنے کیلئے ۱/۲-۱۰ لاکھ روپیہ منظور فرمایا ہے۔

واشنگٹن ۱۹ر مارچ ۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ امریکن فوجیں جزائر ایڈمیرلٹی کے سب سے بڑے جزیرہ مانوس پر اتر گئی ہیں۔ اور اب وہ لوریگاں کے فضائی مستقر سے صرف پانچ میل دور رہ گئی ہیں۔

قاہرہ ۱۹ر مارچ ۔ حکومت مصر نے فوجی ضوابط کے ماتحت دو نئے حکم جاری کئے ہیں۔ ایک کا مقصد کھیتوں میں اور کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی اجرتیں بڑھانا ہے۔ اور دوسرے میں ان کارخانہ داروں اور زمینداروں کے لئے جن کے کارخانوں میں پچاس سے زیادہ آدمی کام کرتے ہیں۔ اور ان زمینداروں کے لئے جو زیادہ اراضی کے مالک ہیں۔ یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اجرت کے علاوہ اپنے ملازموں کو ایک وقت کا کھانا دیا کریں۔

لنڈن ۱۹ر مارچ ۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ یکم مئی ۱۹۴۰ء سے ۱۳ر دسمبر ۱۹۴۳ء تک اتحادی طیاروں نے محوری ممالک پر اڑھائی لاکھ ٹن بم گرائے۔ جن میں سے زیادہ تر جرمنی پر گرائے گئے۔

دہلی ۱۹ر مارچ ۔ اراکان کے محاذ پر مزید برطانی اور افریقن افواج اتر گئی ہیں اور انہوں نے سات جاپانی قلعہ بندیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ فوجیں سمندر کے رستہ سے جا اتری ہیں۔ دشمن نے ساحل پر مقابلہ کی تاب نہ رکھتے ہوئے کوئی مزاحمت نہ کی۔

کلکتہ ۱۹ر مارچ ۔ بنگال اسمبلی کے اجلاس میں وزارتی پارٹی اور اپوزیشن کے ممبروں میں ہاتھا پائی اور پھر مکہ بازی شروع ہوگئی۔ صدر نے آدھ گھنٹہ کے لئے اجلاس ملتوی کر دیا۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۹ر مارچ ۔ اتحادی طیاروں نے ٹوکیو پر اتنا بڑا ہوائی حملہ کیا۔ کہ ایسا اس سے قبل نہ کیا تھا۔ اس حملہ میں چار سو ٹن بم گرائے گئے۔

ماسکو ۱۹ر مارچ ۔ روسی فوجیں شہر لواف کے دروازوں تک پہنچ گئی ہیں۔ جرمن اس کی حفاظت کے لئے بے تحاشا لڑ رہے ہیں۔ کئی روسی دستے دریائے بگ کو پار کر کے رومانیہ کی سرحد میں داخل ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۹ر مارچ ۔ مسٹر چرچل نے ایک بیان میں کہا کہ اس سال برطانی سپاہی بہت جلد دنیا کے ہر محاذ پر مصروف جنگ ہو جائیں گے اور یہ لڑائیاں فیصلہ کن ہوں گی۔

لنڈن ۱۹ر مارچ ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۹۴۳ء میں رودبار انگلستان میں دشمن کے ۲۷ جہاز غرق کئے گئے۔ ان کے علاوہ پانچ سپلائی اور سرنگ شکن جہازوں پر نشانے لگے۔ جرمن یو بوٹوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔

لاہور ۱۹ر مارچ ۔ کل رات کے دس بجے پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کا سالانہ اجلاس مسٹر جناح کی تقریر سے شروع ہوا۔ اجلاس میں وزیراعظم اور پنجاب کے دیگر وزراء شریک ہوئے۔ مسٹر جناح نے کہا۔ کہ اب مسلم لیگ ایک ناقابل شکست طاقت بن چکی ہے نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اس کی اہمیت تسلیم کی جانے لگی ہے۔ مسلم لیگ کا نصب العین پاکستان ہندوستان کے مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ ہم پاکستان کو جلد از جلد حاصل کرنے کے لئے لاکھوں آدمیوں کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ آپ نے ہندوؤں اور سکھوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں ان سے بہترین روادارانہ سلوک کیا جائیگا۔ انہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

واشنگٹن ۱۹ر مارچ ۔ مسٹر کارڈل ہل نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ حکومت امریکہ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں کہ بڈوگلیو گورنمنٹ سے ڈپلومیٹک تعلقات قائم کئے جائیں۔ اس بارہ میں حکومت روس نے حکومت امریکہ سے ... مشورہ نہیں کیا تھا۔

لنڈن ۱۹ر مارچ ۔ گذشتہ ۵۰ گھنٹوں سے جو کل رات کو ۶ بجے شام ختم ہوئے اتحادی بمبار لگاتار یورپ کے جنوبی اور جنوب مغربی حصہ پر بمباری کرتے رہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر گھنٹہ یورپ کے مطلع پر تقریباً ۲۰۰ ہوائی جہاز منڈلاتے رہے تھے اور ان حملوں میں انہوں نے دو سو ٹن بم گرائے۔

وزیر آباد ۱۹ر مارچ ۔ مولوی اختر علی خاں نے اپنے والد مولوی ظفر علی خاں اور اس کے چار بھائیوں اور بہنوں پر جو دعویٰ اس امر کا دائر کر رکھا ہے کہ جائداد کی تقسیم شرع اسلامی کے مطابق کرانے میں مدعی کے جائز حقوق کو نقصان پہنچا ہے تاریخ سماعت ۲۲ر اپریل کو مقرر ہوئی ہے۔ مولوی اختر علی خاں کی طرف سے ایک درخواست اس امر کی بھی پیش کی گئی کہ ان کی پھوپھیوں کے خلاف حکم امتناعی جاری کیا جائے۔ تاکہ وہ تا فیصلہ اپنے مقررہ حصہ کا قبضہ نہ حاصل کر سکیں۔

دہلی ۱۹ر مارچ ۔ جنرل سٹلول کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی برما میں ہوکانگ کی وادی کو دشمن سے بالکل صاف کر دیا گیا ہے۔ اس مہم میں ساڑھے چار ماہ صرف ہوئے۔ اور اس میں چار ہزار جاپانی مارے گئے۔ اور ۱۸۰۰ مربع میل علاقہ ان سے چھین لیا گیا۔ اس علاقہ میں اتحادی فوجیں ہوائی جہازوں سے دشمن کی صفوں کے پیچھے اتاری گئی تھیں۔

واشنگٹن ۱۹ر مارچ ۔ جزیرہ مانوس میں امریکن افواج لوریگاں کے شہر میں داخل ہو چکی ہیں۔ جاپانی خندقوں اور مورچوں میں برابر مقابلہ کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۹ر مارچ ۔ اٹلی میں اتحادی افواج کاسینو میں جرمنوں کی تیار کردہ چوکیوں کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ایک بہت تھوڑے سے علاقہ کے سوا تمام شہر پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔ اتحادی طیاروں نے دشمن کے ٹھکانوں پر حملوں کے لئے دو ہزار بار پرواز کی۔

لنڈن ۱۹ر مارچ ۔ قریباً ایک ہزار سے زیادہ برطانی طیاروں نے جرمنی میں فرینکفرٹ پر گذشتہ شب حملہ کیا۔ اس جگہ دشمن کے بہت سے جنگی کارخانے ہیں۔ ۲۲ جہاز لاپتہ ہیں۔

لنڈن ۱۹ر مارچ ۔ جرمن پولیس نے مسولینی کی لڑکی کاؤنٹس ایڈا کو جب وہ اٹلی سے بھاگ کر سوئٹزرلینڈ کی سرحدوں میں داخل ہو رہی تھی گرفتار کر لیا۔ اس کے قبضے سے چند خطوط برآمد